ٹسٹ ٹیوب بے بی
اور
شرعی نقطۂ نظر

تالیف

مفتی حافظ سید ضیاء الدین نقشبندی قادری
شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ وبانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر

ناشر

ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج حیدرآباد، الہند
Ph.No:04024469996(6:30 to 10:30 pm)
Website: www.ziaislamic.com
Email:zia.islamic@yahoo.co.in

نام کتاب : ٹسٹ ٹیوب بے بی اور شرعی نقطۂ نظر

تالیف : مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی قادری، شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ
وبانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر

طبع اول : رمضان المبارک 1432ھ،م اگسٹ 2011ء

تعداد اشاعت : ایک ہزار (1000)

قیمت : 35 روپئے

ناشر : ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد دکن

کمپوزنگ : ابوالبرکات کمپیوٹر سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد دکن فون نمبر: 040-24469996

کتابت : محمد عبدالقدیر قادری

پروف ریڈنگ : مولانا حافظ سید واحد علی قادری صاحب، مولانا حافظ محمد خالد علی قادری صاحب

ملنے کے پتے :
- جامعہ نظامیہ، شبلی گنج، حیدرآباد دکن
- ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد
- دکن ٹریڈرس، مغل پورہ، حیدرآباد
- عرشی کتاب گھر، میر عالم منڈی، حیدرآباد
- ابوالبرکات پرفیومرس، روبرو نقشبندی چمن، حیدرآباد
- مکتبۃ الحسنات، مصری گنج، حیدرآباد
- مکتبہ رفاہ عام، گلبرگہ شریف
- تصانیف حضرت بندہ نواز، گیارہ سیڑھی گلبرگہ شریف
- ہاشمی محبوب کتب خانہ تعظیم ترک مسجد، بیجاپور
- دیگر تاجران کتب، شہر ومضافات

فہرست

۞۞۞

...... پیش لفظ ......

یہ ایک حقیقت ہے کہ تغیر پذیر دنیا میں حوادث وانقلابات آتے رہتے ہیں، لیکن گزشتہ ایک صدی میں لوگوں کے رہن سہن، تجارت وکاروبار، نشست وبرخاست میں جو تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں انسانی تاریخ میں کبھی اتنی تیزی کے ساتھ اس قدر تبدیلیاں رونما نہیں ہوئیں آج انسان سائنس اور ٹکنالوجی میں بام عروج پر پہنچ چکا ہے۔ اس وجہ سے جدید مسائل کا ایک سلسلہ شروع ہوا ہے، جن کا شرعی حل جاننا ضروری ہے اور فی زمانہ پیش آمدہ صورتوں میں اسلامی تعلیمات کے مطابق عمل کرنا، ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

امت کے لئے پیش آنے والے مسائل کا شرعی حل بتلانے کے لئے ہر زمانہ میں اہل علم وارباب افتاء نے اپنے شب وروز گزارے، ان حضرات نے اپنی گرانقدر کاوشوں کے ذریعہ قرآن کریم وحدیث شریف کی روشنی میں گلدستہ کی شکل میں ہر دور کے جدید مسائل کا حل بیان کیا ہے، منجملہ ان مسائل کے ایک اہم مسئلہ ٹسٹ ٹیوب بے بی (Test Tube Baby) کے ذریعہ عمل تولید کا مسئلہ ہے، اس مسئلہ کی اہمیت اس بات سے عیاں ہوتی ہے کہ یہ مسئلہ اپنی نوعیت میں فقہ اسلامی کے متعدد ابواب سے متعلق ہے، جواز وعدم جواز کا جو بھی حکم اس مسئلہ میں ہوگا اس کے اعتبار سے یہ مسئلہ دیگر اہم مسائل جیسے نسب، وراثت، حرمت نکاح وغیرہ میں اثر انداز ہوگا۔

حضرت مولانا مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی قادری، شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ وبانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر نے قرآن کریم وحدیث شریف کی روشنی میں ٹسٹ ٹیوب بے بی کے اس اہم مسئلہ کا شرعی حل تحقیق سے اس کتاب میں بیان کیا ہے، لہذا یہ کتاب اپنے مضمون کے اعتبار سے ایک قابل قدر، بیش قیمت وگراں بہا تحقیق ہے۔

اللہ تعالی اس کتاب کو عام فرمائے اور حضرت مفتی صاحب قبلہ کو اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔

شعبۂ نشر واشاعت

ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ، وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ، وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّھُمْ وَتَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۔اَمَّا بَعْدُ!

سائنس وٹکنالوجی ترقی کرنے کی وجہ سے انسان کو راحت وآسانی میسر آئی ہے، ساتھ ہی اسلامی نقطۂ نظر سے مسائل کی نئی نئی صورتیں سامنے آئی ہیں، جدید میڈیکل سائنس نے گزشتہ دوتین دہائیوں کے دوران چند طریقہائے علاج میں غیر معمولی ترقی کی، منجملہ ان کے ایک عمل تولید میں ٹسٹ ٹیوب بے بی (Test Tube Baby) کا استعمال ہے۔ اس کی وجہ سے ثبوت نسب، حرمت نکاح، ولایت، وراثت وغیرہ سے متعلق کئی ایک مسائل اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں جن کا حل معلوم ہونا ضروری ہے۔ یہاں ٹسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ عمل تولید پر پہلے سائنسی تجزیہ پیش کیا جاتا ہے پھر اس کی شرعی حیثیت پر بحث کی جائے گی۔

ٹسٹ ٹیوب بے بی اور اس کی کارکردگی

ٹسٹ ٹیوب بے بی کی ضرورت کیوں ہوتی ہے اور اس کے ذریعہ مادوں کا اختلاط کس طرح کیا جاتا ہے اس سے متعلق میڈیکل سائنس کے ماہرین نے تفصیل بیان کی ہے، میڈیکل سائنس کی کتاب Language of Medicine میں ڈیوی ایلن نے ٹسٹ ٹیوب بے بی کی ضرورت اور اس کی کارکردگی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ عورت کے بیضہ دان (Ovary) سے رحم کی طرف نالی (Fallopian Tube) جاتی ہے، ماہواری (Menses) کے دوسرے ہفتہ کے آخر یا چوتھے ہفتہ کے آغاز میں بیضہ دان سے ایک انڈا نکلتا ہے، عمل تزویج کی وجہ سے مرد کا مادۂ منویہ (Sperm) بیضہ دان کی نالی میں پہنچ کر نسوانی انڈے (Ovum) میں داخل ہوتا ہے، پھر اس انڈے میں خلیے (Cells) بننے لگتے ہیں اور یہ کاشت شدہ انڈا (Fertilized Ovum) نو دن کے عرصہ میں نالی کے ذریعہ رحم میں پہنچتا ہے جبکہ انڈا سولہ خلیوں کا مجموعہ بن جاتا ہے، بعد ازاں بچہ بننے کا عمل شروع ہوجاتا ہے۔ چند خرابیوں کے سبب انڈا خلیوں کی شکل میں رحم کے اندر نہیں آسکتا، ایسی صورت میں مادہ کو اس ابتدائی درجہ تک پہنچانے کے لئے ٹسٹ ٹیوب بے بی (Test Tube Baby) کی ضرورت درپیش ہوتی ہے، اس مرحلہ کو IVF (In Vitro Fertilisation) کہا جاتا ہے۔

(Language of Medicine by Davi Ellen Chabner B.A., M.A.T. Female reproductive system, 232 to 236)

جن خرابیوں کی وجہ کاشت شدہ انڈا بصورت خلیات رحم میں نہیں آسکتا میڈیکل سائنس کے ماہرین کے مطابق وہ خرابیاں مرد وعورت دونوں میں پائی جاتی ہیں:

مرد کی خرابیاں اور ٹسٹ ٹیوب بے بی

(1) شوہر میں تولیدی جرثومے ہوں لیکن کسی خرابی کے سبب ازدواجی تعلق قائم نہ کرسکتا ہو، اس وقت شوہر کے تولیدی جرثومے اور بیوی کا بیضۃ المنی بیرونی طور پر IVF (In Vitro Fertilisation) کے ذریعہ ملایا جاتا ہے پھر مطلوبہ خلیے بننے کے بعد انہیں رحم میں ڈال دیا جاتا ہے۔

(2) شوہر ازدواجی عمل کرنے پر قدرت رکھتا ہو لیکن اس کے پاس جرثومے نہ ہوں یا جرثومے ہوں مگر اس میں قوت تولید نہ ہو تو کسی اور مرد کے جرثومے اور بیوی کا بیضۃ المنی حاصل کرکے اُسے بیرونی طور پر IVF کے ذریعہ ملایا جاتا ہے بعد ازاں رحم میں منتقل کیا جاتا ہے۔

عورت کی خرابیاں اور ٹسٹ ٹیوب بے بی

(1) بیوی کے جس عضو(Ovary) سے انڈے خارج ہوتے ہیں' اس عضو میں کسی قسم کی کوئی خرابی ہو۔

(2) بیوی کے پاس وہ عضو ہی مفقود ہو جس عضو(Ovary) سے انڈے خارج ہوتے ہیں' ان صورتوں میں دوسری عورت کا بیضۃ المنی اور شوہر کے جرثومے بیرونی طور پر IVF کے ذریعہ ملائے جائیں' پھر ان خلیات کو بیوی کے رحم میں ڈالا جاتا ہے۔

(3) بیوی کی نالی سکڑنے کی وجہ سے بارآور انڈے رحم کی طرف نہ آسکیں، اس کے علاوہ قوت تولید میں خواتین کی صحت اور عمر کا کافی اثر ہوتا ہے۔ یہ تفصیل میڈیکل سائنس کی مستند ویب سائٹ WEBMD.COM پر موجود ہے۔

ٹسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ عمل تولید کے لئے شوہر اور بیوی کا مادہ حاصل کیا جاتا ہے، اس کا شرعی حکم معلوم کرنے کے لئے یہاں یہ جاننا ضروری ہے کہ مادہ حاصل کرنے کا کیا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے اور شریعت اسلامیہ میں اس کا کیا حکم ہے' کیا کہیں اس میں کسی ممنوع عمل کا ارتکاب ہوتا ہے؟

عام طور پر مرد کا مادۂ منویہ جلق کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے اور عورت کا مادہ حاصل کرنے کے لئے پہلے اسے دوائیں دی جاتی ہیں' پھر مختصر سے عمل جراحی (آپریشن) کے ذریعہ مادہ نکالا جاتا ہے، عورت کی اندام نہانی سے مادہ نکالنے کے لئے اور مرد و عورت کا مادہ ملا کر عورت کی اندام نہانی میں ڈالنے کے لئے کسی خاتون کے سامنے ہی سہی بے ستری ہوگی جبکہ بلاضرورت شرعی اپنے ستر کا حصہ کسی اور کے سامنے ظاہر کرنا، حرام ہے۔ ٹسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ عمل تولید کے لئے اس طرح کی بے ستری آیا شرعی ضرورت کے درجہ میں ہوگی یا نہیں؟ و نیز مادۂ منویہ کے حصول کے مذکورہ طریقوں کے کیا احکام ہوں گے؟ پہلے ان امور پر بحث سپرد قلم کی جاتی ہے۔

مرد کا نطفہ حاصل کرنے کے لئے جلق کا شرعی حکم

ٹسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ عمل تولید کے لئے مرد کا نطفہ حاصل کرنے کی خاطر عام طور پر جلق کا طریقہ اختیار کیا جارہا ہے، اگر جلق کے بغیر نطفہ حاصل ہوجائے تو جلق کی اجازت نہیں رہے گی جیسے عزل۔ عزل کی صورت میں بیوی سے شہوت کی تسکین کرنے کے بعد عین انزال کے وقت عضو تناسل کو باہر نکال لیا جاتا ہے، مرد کے لئے عزل کے ذریعہ مادہ حاصل کرنا' ممکن ہو تو جلق کے بارے میں اجازت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اگر شوہر مجامعت پر قدرت نہ رکھتا ہو جس کی وجہ سے عزل کے ذریعہ مادۂ تولید نکالنا ممکن نہ ہو تو کیا ایسی صورت میں جلق کے ذریعہ مادہ نکالنے کی شرعاً اجازت ہے؟

جلق کے بارے میں فقہاء کرام کی صراحتیں

فقہاء کرام نے جلق (مشت زنی) کو حرام اور قابل تعزیر جرم قرار دیا ہے' اس کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ اس کے سبب نطفہ ضائع ہوتا ہے جو توالد و تناسل میں اہم کردار رکھتا ہے' جبکہ عزل میں نطفہ ضائع ہونے کے باوجود اسے بعض حالات میں کراہت کے ساتھ اور بعض صورتوں میں بلا کراہت جائز کہا گیا ہے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے:

الاستمناء حرام وفيه التعزير ولو مكن امرأته أو أمته من العبث بذكره فأنزل فإنه مكروه ولا شيء عليه كذا في السراج الوهاج . (فتاوی عالمگیری، ج 2، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر ص170)

ردالمحتار میں ہے:

(قوله قال الكمال) عبارته : وفي الفتاوى إن خاف من الولد السوء في الحرة يسعه العزل بغير رضاها لفساد الزمان فليعتبر مثله من الأعذار مسقطا لإذنها ...... ويحتمل أنه أراد إلحاق مثل هذا العذر به كأن يكون في سفر بعيد أو في دار الحرب فخاف على الولد أو كانت الزوجة سيئة الخلق ويريد فراقها فخاف أن تحبل وكذا ما يأتي في إسقاط الحمل عن ابن وهبان فافهم . (ردالمحتار' ج2 کتاب النکاح' مطلب فی حکم العزل' ص412)

ٹسٹ ٹیوب اور جلق کا حکم

جلق جس سبب سے ممنوع قرار دیا گیا وہ ہے نطفہ کا ضائع ہونا' اور زیر بحث مسئلہ میں جلق کی ضرورت اس لئے درپیش ہے کہ نطفہ کو ٹسٹ ٹیوب کے ذریعہ عمل تولید میں کارآمد بنایا جائے، جس وجہ سے جلق کی ممانعت بتلائی گئی' یہاں اس کے برعکس مقصد کے لئے نطفہ حاصل کیا جارہا ہے، اس پس منظر میں غور کیا جائے تو کراہت کے ساتھ جلق کی محدود اجازت مل سکتی ہے۔

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 970ھ) نے البحر الرائق شرح کنز الدقائق میں جلق کی بابت مندرجۂ ذیل جزئیہ ذکر کیا ہے:

......وان اراد تسكين الشهوة يرجى ان لا يكون عليه وبال.

غیر رمضان میں بھی یہ عمل (جلق) اگر شہوت پوری کرنے کی غرض سے کیا جائے تو جائز نہیں اور اگر مقصد' شہوت کی تسکین ہو تو امید ہے کہ اس پر کوئی وبال نہ ہوگا۔ جبکہ تسکین شہوت کا کوئی جائز ذریعہ نہ ہو، نیز عمل میں بیوی کے علاوہ کسی اور کے ہاتھ سے استفادہ نہ کرے اور نہ کسی کے سامنے بے ستری ہو۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق، ج2، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ص475)

یہی مسئلہ تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، ج2، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ص169 میں اور العنایۃ شرح الہدایۃ، کتاب الصوم، باب ما یوجب القضاء والکفارۃ [illegible] والشہوۃ میں [illegible]

عورت کا مادہ لینے یا رحم میں ڈالنے کے لئے ستر کھولنے کا حکم

شوہر کا مادۂ منویہ بیوی کے رحم میں ڈالنے کے وقت بے ستری ہوتی ہے جبکہ سخت مجبوری کے بغیر بے ستری شرعاً جائز نہیں' اس سلسلہ میں فقہی جزئیات پر نظر ڈالی جائے تو ایک سے زائد ایسی نظیریں ملتی ہیں کہ فقہاء کرام نے ضرورت کی حد تک اس کی اجازت دی ہے' چنانچہ علامہ شمس الدین سرخسی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 483ھ) نے لکھا ہے:

وقد روی عن أبی یوسف رحمه الله تعالی أنه إذا کان به هزال فاحش وقیل له :إن الحقنة تزیل ما بک من الهزال فلا بأس بأن یبدی ذلک الموضع للمحتقن وهذا صحیح فإن الهزال الفاحش نوع مرض یکون آخره الدق والسل.

ترجمہ: امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت منقول ہے کہ کسی شخص کو انتہائی نقاہت ولاغری لاحق ہو اور حقنہ کے ذریعہ نقاہت دور ہوتی ہو تو یہ جائز ہے کہ حقنہ کرنے والے کے لئے اس مقام کو کھولے، یہ درست قول ہے' اس لئے کہ نقاہت و کمزوری ایک قسم کی بیماری ہے' جس کی وجہ سے آدمی بالآخر دق اور سل (ٹی بی) جیسی بیماریوں سے دوچار ہوتا ہے۔

(مبسوط ، ج10، کتاب الاستحسان ، النظر إلی الأجنبیات، ص163)

اس لئے کہ بیماری کا علاج کرنا' ضرورت کے تحت آتا ہے' لہٰذا بقدر ضرورت بے ستری کی گنجائش حاصل ہے۔

صاحب تحفۃ الفقہاء علامہ علاؤالدین سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 552ھ) نے چند مواقع کو ضرورت کے خانہ میں شمار کیا ہے۔ علامہ سمرقندی کی عبارت ملاحظہ ہو:

ولا یباح المس والنظر إلی ما بین السرة والرکبة إلا فی حالة الضرورة ......أو کان فی موضع العورة قرح أو جرح یحتاج إلی التداوی وإن کان لا یعرف ذلک إلا الرجل، یکشف ذلک الموضع الذی فیه جرح وقرح، فینظر إلیه، ویغض البصر ما استطاع.

ایک خاتون کے لئے دوسری خاتون کی ناف اور گھٹنہ کے درمیان کا حصہ دیکھنا جائز نہیں سوائے ضرورت کی حالت کے' کہ ستر کے حصہ پر پھوڑا یا زخم ہو جسے دوا لگانے کی ضرورت ہو، اگر اس کام سے آدمی ہی واقف ہو تو اس کے لئے اس مقام کو کھولا جائے جہاں پھوڑا یا زخم ہو، وہ اسی مقام کو دیکھے اور جہاں تک ہو سکے نگاہ آگے نہ کرے۔

(تحفة الفقهاء، کتاب الحظر والاباحة)

ونیز علامہ علاء الدین کاسانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں تفصیل بیان کی ہے:

و کذا إذا کان بها جرح أو قرح فی موضع لا یحل للرجال النظر إلیه فلا بأس أن تداویها إذا علمت المداواة فإن لم تعلم تعلم ثم تداویها فإن لم توجد امرأة تعلم المداواة و لا امرأة تتعلم و خیف علیها الهلاک أو بلاء أو وجع لا تحتمله

یداویها الرجل لکن لا یکشف منها إلا موضع الجرح و یغض بصره ما استطاع لأن الحرمات الشرعية جاز أن يسقط اعتبارها شرعا لمكان الضرورة

جب کسی خاتون کو ایسے حصہ پر زخم یا پھوڑا ہو مرد کے لئے جس کا دیکھنا جائز نہیں تو دوسری خاتون کے لئے جائز ہے کہ اس کا علاج کرے جبکہ وہ علاج کرنا جانتی ہو، اگر نہ جانتی ہو تو سیکھ لے پھر علاج کرے، اگر کوئی ایسی خاتون موجود نہ ہو جو علاج جانتی ہو یا علاج کرنا سیکھ سکتی ہو اور متاثرہ خاتون کی جان کو خطرہ لاحق ہو یا مصیبت آنے کا اندیشہ ہو یا ایسی تکلیف کا خطرہ ہو جسے وہ برداشت نہ کر سکے'

تب اس بات کی گنجائش ہے کہ کوئی مرد علاج کرے، لیکن وہ مرد صرف زخم کا حصہ کھولے اور ممکن حد تک نظر کم کرے' یہ گنجائش ضرورت شرعی کی بنیاد پر ہے، اس لئے کہ شرعی حرمت وممانعت ضرورت کے وقت ساقط ہوتی ہے۔

(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج4، کتاب الاستحسان، ص299)

بیوی سے نطفہ لینے یا اس کے رحم میں نطفہ ڈالنے کی اگر کوئی ایسی صورت ہو کہ شوہر کے علاوہ کسی اور کے سامنے بیوی کی بے ستری نہ ہو تو ممنوع نہیں البتہ کراہت ہے، اگر اس کے لئے شوہر کے

علاوہ کسی اور کے سامنے بے ستری ہوتو چونکہ یہ عمل علاج کے لئے کیا جارہا ہے اس لئے بربنائے علاج مذکورۂ بالاتفصیل کے مطابق اس کی گنجائش ہونی چاہئے ،تاہم مکروہ یا ناپسندیدہ ضرور ہوگا۔

تحفۃ الفقہاء اور بدائع الصنائع کی مذکورۂ بالاصراحت سے ظاہر ہے کہ علاج کے لئے دوسرے کے سامنے بے ستری کی نوبت آئے تو خواتین ڈاکٹرس سے خدمات لی جائیں'اگراس کام کوانجام دینے والی کوئی خاتون نہ ہوتو کسی خاتون کوسیکھ لینا چاہئے اوراگرکوئی خاتون اس کام سے واقف نہ ہواور کوئی سیکھ نہ سکتی ہوتواحتیاط کے ساتھ مرد ڈاکٹر سے خدمات لی جاسکتی ہیں،ان تمام صورتوں میں بہرحال کراہت ہے۔

ٹسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ عمل تولید کی شرعی حیثیت

ٹسٹ ٹیوب استعمال کرنے کی وہ صورتیں بالکل ناجائز ہیں جن میں مرد کا مادۂ منویہ بیرونی طور پر اجنبی عورت کے بیضۃ المنی سے ملایا جائے یا شوہر اور بیوی کا مادہ ملا کر اجنبی عورت کے رحم میں ڈالا جائے۔

سنن ابوداؤد شریف میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

لا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الآخر أن یسقی ماء ہ زرع غیرہ.

اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ اپنے پانی سے کسی دوسرے کی کھیتی کو سیراب کرے۔

(سنن ابی داود، کتاب النکاح، باب فی وطئی السبایا، حدیث نمبر 2160۔مسند احمد، حدیث رویفع بن ثابت، حدیث نمبر 17453)

نسب کی حفاظت بڑی اہمیت کی حامل ہے' یہ وہ امتیازی چیز ہے جس کے ذریعہ انسان توالدوتناسل میں دیگر حیوانات سے ممتاز ہے۔

اسی وجہ سے شریعت مطہرہ نے عورت کے لئے خلع' طلاق' فسخ نکاح یا وفاتِ شوہر کے فوری بعد دوسرے شخص سے نکاح کرنے کو ممنوع وناجائز قرار دیا اور استبراء رحم کی خاطر اس کے لئے عدت مقرر کی ہے،دوسرے شخص سے نکاح کرنے سے پہلے عدت گزارنے کو لازمی وضروری کہا ہے۔

جس مرد وعورت کے درمیان مجامعت جائز نہیں ان کے مادوں کو ملانا بھی ناجائز ہے خواہ مرد وعورت کا مادہ ٹسٹ ٹیوب میں ملایا جائے یا مرد کا مادہ عورت کے رحم میں داخل کیا جائے ،اسلام کے پاکیزہ قانون نے مرد کیلئے اجنبی عورت کا پس خوردہ پینا مکروہ کہا اس لئے کہ پانی کے ذریعہ مرد کا لعاب عورت کے لعاب سے مل نہ جائے کہ مرد کو اجنبی عورت کے پس خوردہ سے لذت محسوس ہو،عورت کے بالوں کو ستر کا حصہ قرار دیا اس وجہ سے کہ اجنبی مرد اس کے بال دیکھ کر لطف اندوز نہ ہوجائے ،جس قانون میں اجنبی عورت کا پس خوردہ پینا مکروہ اور اسکے بال دیکھنا ممنوع ہو اس پاکیزہ قانون میں اجنبی مرد وعورت کے مادوں کا اختلاط کس درجہ حیاسوز جرم اور کس قدر بدتر گناہ ہوگا، ہر صاحب عقل اس کا بخوبی اندازہ کرسکتا ہے۔

فقہی جزئیات اور فقہاء کرام کا احسان

ٹسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ عمل تولید میں جو شرعی ممنوعات پائے جاتے ہیں اس کے قطع نظر صرف یہ صورت ہے کہ شوہر کا مادۂ منویہ اور عورت کا بیضۃ المنی حاصل کیا جاتا ہے' پھر خلیے بننے کے مرحلہ سے گزار کر عورت کی اندام نہانی میں منتقل کیا جاتا ہے' شوہر اور بیوی کے درمیان مجامعت نہیں ہوتی' اس کا جزئیہ فقہاء کرام نے صدیوں پہلے بیان کیا ہے' ان فقہاء کرام کا امت مسلمہ پر بڑا احسان ہے' ہر مسلمان کو چاہئے کہ فقہاء کرام وماہرین قانون اسلام کا شکر گزار وقدردان رہے۔

کتب فقہ میں ٹسٹ ٹیوب بے بی جیسی صورت کے لئے جزئیات

کتب فقہ وفتاوی فتح القدیر شرح ہدایہ' البحر الرائق شرح کنز الدقائق' فتاوی عالمگیری' حاشیۃ الشلبی علی تبیین الحقائق، مجمع الانہر فی ملتقی الابحر، المحیط البرھانی فی الفقہ النعمانی اور ردالمحتار علی الدرالمختار وغیرہ میں ٹسٹ ٹیوب بے بی جیسی صورت کے لئے حسب ذیل جزئیات موجود ہیں۔

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 970ھ) نے البحر الرائق میں لکھا ہے:

وبہ اندفع ما قیل لا یلزم من ثبوت النسب منہ وطؤہ لأن الحمل قد یکون بإدخال الماء الفرج بدون جماع مع أنہ نادر والوجہ الظاہر ہو المعتاد.

یہ جو بات کہی گئی ہے کہ کسی شخص سے نسب ثابت ہونے کیلئے ضروری نہیں کہ وہ ازدواجی عمل کیا ہو'اس لئے کہ بسا اوقات عورت اپنی اندام نہانی میں مرد کا مادۂ منویہ داخل کر لیتی ہے اور حمل قرار پاتا ہے' بیان کی گئی یہ صورت بہت کم پیش آنے والی اور نادر ہے۔

(البحر الرائق، ج4، باب ثبوت النسب، ص263)

اسی طرح کی عبارت فتح القدیر اور تبیین الحقائق میں موجود ہے:

وما قيل لا يلزم من ثبوت النسب منه وطؤه لأن الحبل قد يكون بإدخال الماء الفرج دون جماع فنادر ، والوجه الظاهر هو المعتاد.

(فتح القدیر، کتاب الطلاق، باب ثبوت النسب ،ص315۔تبیین الحقائق، کتاب الطلاق، باب ثبوت النسب ص276)

مذکورہ جزئیہ سے معلوم ہوا کہ یہ صورت بہت کم پیش آتی ہے تاہم اگر اس طرح کی صورت پیش آجائے کہ عورت اندام نہانی میں مادۂ منویہ داخل کرتی ہے، مجامعت کے بغیر اس سے بھی حمل قرار پاتا ہے' اسی طرح ٹسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ مادۂ منویہ اور بیضۃ المنی ملاکر اندام نہانی میں داخل کیا جاتا ہے۔

نیز اسی طرح کا ایک اور جزئیہ فتاوی عالمگیری میں مذکور ہے:

رجل عالج جاريته فيما دون	ایک شخص نے اپنی باندی سے بیرون شرمگاہ مباشرت کی'
الفرج فأنزل فأخذت الجارية	اسے انزال ہوا' باندی نے مادہ لے کر کسی چیز
ماء ه في شيء فاستدخلته في	میں رکھا اور اسے اپنی اندام نہانی میں ڈال
فرجها فعلقت عند أبي حنيفة	لیا اور حمل قرار پایا' ایسی صورت میں امام ابو
رحمه الله تعالى أن الولد	حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بچہ کا نسب آقا
ولده وتصير الجارية أم ولد له	سے ثابت ہوگا اور باندی اس کی ام ولد قرار
، كذا في فتاوى قاضي خان.	پائے گی۔

(فتاوی عالمگیری، ج4، کتاب الدعوی، الباب الرابع عشر، الفصل الاول فی مراتب النسب واحکامھا ص114)

یہ مسئلہ ردالمحتار اور البحر الرائق میں بھی موجود ہے:

إذا عالج الرجل جاريته فيما دون الفرج فأنزل فأخذت الجارية ماء ه في شيء فاستدخلته في فرجها في حدثان ذلك فعلقت الجارية وولدت فالولد ولده ، والجارية أم ولد له اهـ. (ردالمحتار، کتاب النکاح، باب العدۃ)

وأطلق في الولادة من السيد فشمل ما إذا كان بجماع منه أو بغيره لما في المحيط عن أبي حنيفة إذا عالج الرجل جاريته فيما دون الفرج فأنزل فأخذت الجارية ماء ه في شيء فاستدخلته فرجها في حدثان ذلك فعلقت الجارية وولدت فالولد ولده والجارية أم ولد له اهـ . (البحر الرائق، ج4 کتاب العتق، باب الاستیلاد۔452)

یہی مسئلہ علامہ عبدالرحمٰن بن محمد معروف بہ شیخ زادہ رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الأنہر فی شرح ملتقی الأبحر میں اور علامہ محمود بن احمد رحمۃ اللہ علیہ نے المحیط البرہانی میں لکھا ہے۔

کتب فقہ وفتاوی میں فقہاء امت کے ذکر کردہ ان جزئیات کے پیش نظر ٹسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ عمل تولید فی نفسہ جائز ہے لیکن اسے انجام دینے کے لئے ممنوع امور کا ارتکاب ضروری ہوتا ہے اس لئے اس میں ممانعت آجاتی ہے' لہذا اس کی چند صورتیں ناجائز قرار پاتی ہیں اور چند صورتیں کچھ شروط کے ساتھ مکروہ ہیں:

زن وشو کے مادوں کے اختلاط کی چار صورتیں

زن وشو کے مادوں کے اختلاط کی مندرجۂ ذیل چار صورتیں ملاحظہ کریں' ان چار صورتوں کے بعد ان کا حکم تفصیل سے مذکور ہے۔

(1) شوہر کے پاس تولیدی جرثومے موجود ہوں لیکن کسی مرض کے سبب ازدواجی عمل نہ کرسکتا ہو' ایسے وقت شوہر کے تولیدی جرثومے اور بیوی کے بیضۃ المنی کو ٹیوب میں رکھا جائے ، بیضۃ المنی خلیات میں متشکل ہونے کے بعد اسے بیوی کے رحم میں منتقل کیا جائے۔

(2) شوہر کے پاس تولیدی جرثومے موجود ہوں' وہ وظیفۂ زوجیت پر قادر ہو، تاہم کسی خرابی کے سبب تولیدی جرثومے رحم کی طرف جانے والی نسوانی نالی (Fallopian Tube) تک نہ پہنچیں تو شوہر کے جرثوموں اور بیوی کے بیضۃ المنی کو ٹسٹ ٹیوب میں رکھا جائے اور مطلوبہ مرحلہ سے گزار کر بیوی کے رحم میں ڈالا جائے۔

(3) عورت کی نالی (Fallopian Tube) میں کوئی خرابی ہو جیسے نالی میں انفیکشن ہو' یا نالی سکڑ جائے یا کسی اور سبب سے بارآور انڈے رحم کے اندر نہ آسکیں تو شوہر کے تولیدی جرثومے اور بیوی کے انڈے لے کر ٹسٹ ٹیوب بے بی کا عمل کیا جائے' پھر بیوی کے رحم میں منتقل کیا جائے۔

(4) بیوی کے رحم کی ساخت میں کوئی کمی ہو جس سے شوہر کے تولیدی جرثومے نسوانی نالی میں نہ پہنچ پائیں تو تولیدی جرثومے اور بیضۃ المنی حاصل کر کے ٹسٹ ٹیوب میں رکھا جائے اور خلیات میں متشکل ہو جانے پر رحم میں ڈالا جائے۔

ٹسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ عمل تولید کے جواز کی تفصیل

یہ جسمانی کمزوریوں کے اعتبار سے چار صورتیں ہیں ورنہ فقہی نوعیت سے ایک ہی صورت ہوتی ہے کہ بیوی اور خاوند کا مادہ ملایا جارہا ہے اور کسی پیدائشی یا عارضی خرابی کی وجہ سے جو رکاوٹ درپیش ہے' اُسے ٹسٹ ٹیوب بے بی کے عمل (I.V.F) کے ذریعہ دور کرنے کی کوشش کی جارہی ہے' لہذا اگر اسمیں کوئی اور ممنوع کام نہ کیا جاتا ہو تو ناجائز نہیں۔ مادہ حاصل کرنے اور رحم میں رکھنے کے لئے جو بے ستری اور جلق کا عمل

ڈاکٹرس کی دیانت داری ناگزیر

شوہر کوکسی کمزوری کی وجہ سے اولاد نہ ہواور وہ مسلمان ماہر ڈاکٹر کی صلاح لے کر اگر ٹسٹ ٹیوب بے بی کا عمل کرواتا ہو تو اسے اس بات کا مکمل اطمینان حاصل کر لینا چاہئے کہ مادۂ منویہ اور بیضۃ المنی حاصل کرنے والے ماہر ڈاکٹرس اور جو بھی اس مصنوعی عمل میں شریک کار ہوں' انتہائی دیانت داری وصداقت شعاری کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیں گے' بیوی کا انڈا شوہر کے ہی مادہ کے ذریعہ بار آور کریں گے، کسی اور عورت کے انڈے کو بار آور کرنے کے لئے اس کا استعمال نہ کریں گے، اسی طرح دوسرے مرد کے مادہ سے بیوی کے بیضہ کی آبیدگی عمل میں نہ لائیں گے۔

ٹسٹ ٹیوب بے بی کے عمل میں اختلاط نسب کے اندیشے ہیں، اگر ٹسٹ ٹیوب بے بی کا عمل کروایا جارہا ہو تو ان خطرات کے سد باب کا مکمل نظام بنایا جائے، محدود اجازت کو اس کی حد میں رکھا جائے، مشروط رخصت پر بیان کردہ شروط کے مطابق عمل کیا جائے، صداقت ودیانت کا عملی مظاہرہ کیا جائے تو زوجین کا مادہ لے کر ٹسٹ ٹیوب بے بی کا عمل کرنا اور مادہ بیوی کے رحم میں ڈالنا ممنوع نہیں۔

اگر ضرورت کے علاوہ جلق یا بے ستری کی جائے یا نطفوں کا اختلاط کیا جائے تو پھر اس کے ذریعہ ایسا فتنہ نکلے گا جس سے زنا آسان ہوگا' نظام نسب درہم برہم ہوگا، انسانی اقدار کا بچا کچا تقدس پامال ہوجائے گا، شرافت آدمیت کی رہی سہی پونجی جاتی رہے گی۔

ٹسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ عمل تولید کی ناجائز صورتیں

(1) شوہر کے جرثوموں میں قوت تولید نہ ہو یا شوہر کے پاس جرثومے ہی نہ ہوں' ایسی صورت میں دوسرے مرد کے جرثوموں اور بیوی کے انڈوں کو ٹیوب میں رکھا جائے' انڈے خلیات میں متشکل ہونے کے بعد مخلوط مادہ بیوی کے رحم میں ڈالا جائے' یہ صورت اس لئے ناجائز ہے کہ اپنی بیوی کے رحم میں اجنبی مرد کا مادۂ منویہ ڈالا جارہا ہے جو ناجائز وحرام ہے۔

(2) بیوی کے رحم میں تولیدی صلاحیت نہ ہو' ایسی صورت میں شوہر کے تولیدی جرثومے اور بیوی کے انڈے ٹسٹ ٹیوب میں رکھے جائیں پھر اجنبی عورت کے رحم میں ڈالے جائیں، اُسے حمل قرار پائے اور وہ بچہ جنے، یہ صورت بھی ناجائز ہے کیونکہ جس عورت کے رحم میں مادہ ڈالا جارہا ہے وہ اُس کی منکوحہ نہیں۔

(3) بیوی کا جو عضو انڈوں کا مخرج ہوتا ہے (Ovary) اس میں کوئی خرابی ہو یا رسولی ہو یا سرے سے عضو ہی مفقود ہو' ان صورتوں میں کسی اور عورت کے انڈے اور شوہر کے جرثومے ٹسٹ ٹیوب میں ملائے جائیں اور خلیے بننے کے بعد مادہ بیوی کے رحم میں ڈالا جائے' یہ صورتیں بھی ناجائز ہیں' اس لئے کہ مرد جس عورت کے انڈے حاصل کررہا ہے وہ اس کی منکوحہ نہیں، نہ اس عورت کے لئے جائز ہے کہ اپنے انڈے کسی مرد کو تولیدی عمل کے لئے دے اور نہ مرد کے لئے جائز ہے کہ اجنبی عورت کے انڈے اپنے مادہ کے ساتھ ملائے۔

(4) شوہر میں تولیدی جرثومے نہ ہوں اور بیوی کے پاس بیضہ دانی نہ ہو، اس وجہ سے اجنبی مرد اور اجنبی عورت کا مادہ ٹیوب میں ملایا جائے پھر بیوی کے رحم میں داخل کیا جائے۔ اسکے ناجائز ہونے کی وجہ واضح ہیکہ دو اجنبیوں کا مادہ ملا کر ایسی عورت کے رحم میں ڈالا جارہا ہے جو بجائے خود ان کے لئے اجنبی ہے۔

(5) مرد کے پاس تولیدی جرثومے نہ ہوں اور بیوی کے پاس بیضہ دانی نہ ہو اور جسمانی اعتبار سے وہ حمل کی مشقت برداشت کرنے کی طاقت نہ رکھتی ہو تو دوسرے مرد کا مادہ اور اجنبی عورت کا بیضہ ٹسٹ ٹیوب میں ملا کر اسی عورت کے یا دوسری اجنبی عورت کے رحم میں ڈالا جائے۔ یہ صورت بھی ناجائز ہے۔

(6) شوہر کے پاس تولیدی جرثومے نہ ہوں، بیوی کے پاس بیضہ دانی ہو لیکن حمل کی صلاحیت نہ ہو، اس لئے اجنبی مرد کا جرثومہ اور بیوی کا انڈا ٹسٹ ٹیوب میں ملا کر دوسری بیوی کے رحم میں ڈالا جائے۔ اس صورت کا حرام ہونا بھی واضح ہے۔

(7) بیوی کے پاس حمل کی تکلیف برداشت کرنے کی طاقت نہ ہو لہٰذا شوہر اور بیوی کا مادہ ملا کر اسی شخص کی دوسری بیوی کے رحم میں ڈالا جائے، یہ صورت بھی ناجائز ہے اس لئے کہ ایک بیوی کا مادہ دوسری بیوی کے رحم میں ڈالا جارہا ہے گو کہ دونوں کا شوہر ایک ہی ہے تاہم شریعت اسلامیہ نے ایک بیوی کے سامنے دوسری بیوی کے ساتھ ہم بستری کرنے سے منع کیا ہے۔ بنا بریں ایک کا نطفہ دوسری کے رحم میں ڈالنا بدرجہ اولی ممنوع ہوگا۔

مذکورہ صورتوں میں شوہر اور بیوی کا مادہ اجنبی عورت کے رحم میں ڈالا جارہا ہے یا شوہر اور اجنبی عورت کا مادہ بیوی کے رحم میں ڈالا جارہا ہے جبکہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وضاحت و صراحت کے ساتھ اُسے ناجائز قرار دیا ہے۔

اجنبی مادوں کا اختلاط زنا کے مترادف

ان صورتوں میں اجنبی مادوں کا اختلاط ہورہا ہے یا زن وشو کا مادہ اجنبی عورت کے رحم میں رکھا جارہا ہے جو از روئے حدیث شریف ممنوع ہے' جس طرح اجنبی مرد وعورت کا باہم ازدواجی تعلق قائم کرنا یا دوسرے کی منکوحہ یا معتدہ سے عمل تزویج کرنا' حرام کاری اور زنا ہے' اجنبی مرد وعورت کے مادوں کا اختلاط یا اجنبی عورت کے رحم میں مادہ رکھنا انجام کے لحاظ سے یہی حکم رکھتا ہے، اگرچہ مصنوعی طور پر مادوں کے اس اختلاط کے سبب' زنا کی شرعی حد جاری نہیں کی جائے گی کیونکہ شرعی سزائیں معمولی شبہ کی وجہ ساقط ہوتی ہیں جبکہ اس مصنوعی عمل میں مرد کا اجنبی عورت سے مباشرت اور چھونے کا عمل پایا نہیں جاتا اور نہ اجنبی مرد وعورت ایک دوسرے سے جسمانی طور پر لطف اندوز ہوتے ہیں، لیکن زنا کی مانند اس کے نتائج بھی نقصاندہ وضرر رساں، حیا کی چادر کو تار تار کرنے والے اور نظام نسب کو درہم برہم کرنے والے ہیں۔

کیا ٹسٹ ٹیوب بے بی کا استعمال فطرت الٰہی کے خلاف ہے؟

اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جاسکتی' ارشاد الٰہی ہے:

(سورۃ الروم۔30)

ٹسٹ ٹیوب کے ذریعہ تولیدی عمل عمومی حالات سے ہٹ کر غیر معمولی صورت ہے، اس سے یہ خیال ہوتا ہے کہ عمل تولید میں ٹسٹ ٹیوب کا استعمال فطرت الہی میں تبدیلی یا اس کی خلاف ورزی ہے۔

لیکن یہ خیال درست نہیں' اس لئے کہ اللہ تعالی کی تخلیق کردہ فطرت میں ردوبدل اس وقت ہوتا جب نومولود کے ناک، کان کاٹے جاتے' ان کی ظاہری صورت کو بگاڑ دیا جاتا' جس طرح دور جاہلیت میں جانوروں کے ساتھ کیا جاتا تھا' یا میڈیکل سائنس کے ماہرین اپنی جانب سے کوئی چیز پیدا کرسکتے۔ٹسٹ ٹیوب کے استعمال میں نہ بچہ کی صورت وشکل بگاڑی جاتی ہے اور نہ کسی قسم کی تبدیلی کی جاتی ہے بلکہ جب بار آور انڈا خلیوں میں متشکل نہیں ہوسکتا یا رحم میں داخل نہیں ہو پاتا تو نسوانی انڈے کو ٹسٹ ٹیوب بے بی کے عمل (I.V.F) کے ذریعہ یہ مرحلہ طے کروایا جاتا ہے،ٹسٹ ٹیوب بے بی کا یہ عمل فطرت کے خلاف اس لئے بھی نہیں ہے کہ تخلیقی مراحل وہی ہیں' نہ کوئی مرحلہ کی کمی بیشی ہے' نہ کوئی نیا تولیدی طریقہ ایجاد کیا جارہا ہے اور نہ کیا جاسکتا ہے۔مرد یا عورت میں جو جسمانی نقص وکمزوری ہے، ایک ترقی یافتہ طریقۂ علاج کے ذریعہ اس کی تلافی و پابجائی کی جارہی ہے۔ہاں ممنوع وغیر شرعی امور کے سبب اس میں حرمت یا کراہت آتی ہے۔

نلکی زادہ کا نسب

ثبوت نسب کے باب میں جواز اور عدم جواز کی صورتوں کے اعتبار سے تفصیل ہوگی، جائز صورتوں میں زوجین بچہ کے ماں باپ ہوں گے، اگر مرد کا نطفہ اجنبی عورت کے رحم میں ڈالا جائے اور یہ حاملہ عورت کسی کے نکاح میں ہو تو یہ عمل حرام وبدکاری ہے، اس وقت نسب کے بارے میں حکم شریعت یہ ہیکہ بچہ کا نسب اس کے شوہر سے ثابت ہوگا' صاحب نطفہ سے نہیں کیونکہ یہ زنا کے حکم میں ہے، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولدالزنا کے بارے میں فرمایا:

الولد للفراش وللعاهر الحجر. بچہ صاحب فراش یعنی شوہر سے منسوب ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہے۔

(صحيح البخاري، كتاب الفرائض، باب الولدللفراش حرة كانت اوأمة، حديث نمبر:6749، صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب الولدللفراش وتوقي الشبهات، حديث نمبر:3686)

اگر حاملہ عورت کسی کے نکاح میں نہ ہو تب بھی صاحب نطفہ سے نسب ثابت نہ ہوگا بلکہ بچہ کو ماں یعنی جننے والی عورت کی طرف منسوب کیا جائے گا جیسا کہ ولدالزنا کے بارے میں سنن ابوداؤد شریف میں ارشاد نبوی ہے:

فانه لا يلحق به و لا يرث. لڑکا زانی کی طرف منسوب نہیں کیا جائے گا اور نہ اس کا وارث ہوگا۔

(سنن ابی داوذ' کتاب الطلاق' باب فی ادعاء ولدالزنا حدیث نمبر:2267)

نیز سنن ابن ماجہ شریف میں حدیث پاک ہے:

فهو ولد زنا لاهل امه من كانوا. وہ ولدالزنا ہے جو اپنی ماں کے خاندان سے منسوب ہوگا وہ جو بھی ہوں۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب الفرائض، باب فی ادعاء الولد، حدیث نمبر:2851)

نلکی زادہ اور حرمت نکاح

بچہ کا نسب جس سے ثابت ہوگا ظاہر ہے وہ بچہ کا باپ قرار پائے گا، اس شخص کو باپ کی حیثیت سے بچہ پر ولایت حاصل رہے گی، اس کے اور بچہ کے درمیان وراثت جاری ہوگی اور اس کے اعتبار سے حرمت نکاح ثابت ہوگی' نیز صاحب نطفہ سے بہ تقاضۂ احتیاط حرمت نکاح ثابت ہوگی۔

اگر شوہر کا مادہ اور اجنبی عورت کا انڈا ٹسٹ ٹیوب کے ذریعہ ملا کر اس کی بیوی کے رحم میں داخل کیا جائے تو اگر چہ یہ ناجائز وحرام ہے تاہم شوہر بچہ کا باپ ہوگا کیونکہ وہی صاحب نطفہ اور صاحب فراش ہے' اس کی بیوی، بچہ کی ماں ہوگی اس لئے کہ اس نے بچہ کو جنا ہے اللہ تعالی نے ان خواتین کو ماں قرار دیا ہے جنہوں نے حمل کی صعوبت اور ولادت کی تکلیف برداشت کی، ارشاد الہی ہے:

اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰئِیْ وَلَدْنَهُمْ. ان کی مائیں وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا۔

(سورۃ المجادلۃ۔2)

اس بچہ کی ولادت میں جس اجنبی عورت کا بیضہ لیا گیا وہ اس کی ماں تو نہ ہوگی تاہم احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ بچہ کے لئے اس عورت سے حرمت نکاح قائم ہو' دیگر ناجائز صورتوں میں بھی یہی احکام ہوں گے اجنبی مرد جس کا نطفہ لیا گیا، اجنبی عورت جس کا بیضہ لیا گیا، ان سے نسب ثابت نہ ہوگا جیسا کہ معلوم ہوا لیکن حرمت نکاح ثابت ہوگی، ان کے اصول وفروع حسب تفصیل بچہ کے لئے حرام رشتے قرار پائیں گے کیونکہ فقہ حنفی میں زنا سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہوجاتی ہے۔

اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل تمام مسلمانوں کو عفت وپاکدامنی عطا فرمائے، نکاح اور زندگی کے تمام معاملات شریعت مطہرہ کے مطابق انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِیُن بِجَاہِ سَیِّدِنَا طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیُہِ وَآلِہٖ وَصَحُبِہٖ اَجُمَعِیُنَ وَاٰخِرُ دَعُوَانَا اَنِ الُحَمُدُ لِلّٰہِ رَبِّ الُعَالَمِیُنَ.

❁❁❁❁❁